63

اخبار امت

جزائر ملاکا میں خونِ مسلم کی ارزانی

محمد ایوب منیر

عالم اسلام کے ایک سرے نائیجیریا سے عیسائی مسلم فسادات کے نام پر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی خبریں آتی ہیں تو دوسرے سرے انڈونیشیا سے بھی اس نوعیت کی خبروں کی کمی نہیں ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کی پیش گوئیاں کرنے والے شاید پیش گوئیوں کو سچا کر دکھانے پر عمل پیرا ہیں۔

انڈونیشیا کے جزائر ملاکا میں گذشتہ ڈیڑھ برس میں ۲۵ ہزار سے زائد افراد مذہبی بنیادوں پر قتل و غارت کا شکار ہو چکے ہیں۔ قتل کرنے والے اور مسلم آبادیوں اور قصبوں کو تاراج کرنے والے پروٹسٹنٹ مسیحی ہیں۔ ۵ لاکھ انسان ظلم و تشدد کی داستانوں کے ساتھ ہمسایہ صوبوں میں پناہ لے چکے ہیں۔ سب سے بڑی اسلامی مملکت میں مسلمان ہی نسل کشی، جبری انخلا اور اجتماعی عصمت دری کا شکار ہو رہے ہیں اور اس پر کہیں آہ و بکا بھی نہیں۔

۲۰ لاکھ کی آبادی والے اس علاقے میں پروٹسٹنٹ ۵۲ فی صد، مسلمان ۴۲ فی صد، کیتھولک ۵ فی صد اور ہندو وغیرہ ایک فی صد ہیں۔ ۱۰۲۷ جزائر پر مشتمل اس علاقے میں ۷لاکھ ۶۵ ہزار مربع کلومیٹر سمندری رقبہ اور ایک لاکھ ۸۵ ہزار کلومیٹر زمینی رقبہ ہے۔

جکارتہ سے ملاکا کے دارالحکومت ایمبون کی فلائٹ تین گھنٹے کی ہے اور ارد گرد کے جزائر میں ایمبون سے سٹیمر پر پہنچنے میں عموماً ایک دن لگ جاتا ہے۔ ہالینڈ کی سرپرستی میں ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء کو یہاں خود مختار ملاکا ریاست (RMS) کا اعلان کر دیا گیا تھا لیکن مسلمانوں نے اس کی توثیق نہ کی۔ جکارتہ میں غیر مستحکم حکومت کے قیام نے مسیحی علیحدگی پسندوں کو یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ مشرقی تیمور کے بعد ایک اور مسیحی ریاست کے قیام کو حتمی شکل دے دیں۔ عالم عیسائیت اور عالمی کلیسا پشت پر ہو تو کوئی بھی اقدام کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ عیدالفطر (۱۷ جنوری ۱۹۹۹ء) سے موجودہ خلفشار کا آغاز ہوا جس نے ہنگامے، بعدازاں فسادات اور چھوٹے پیمانے پر مسلمان مسیحی جنگ کی کیفیت اختیار کر لی۔

برطانیہ کے ماہنامہ امپیکٹ (اپریل ۲۰۰۰ء) نے تفصیل سے بتایا ہے کہ کس طرح فسادات کا آغاز ہوا۔ کن علاقوں میں مسلمانوں پر تشدد کیا گیا' مسلمانوں کو کن علاقوں سے نکالا گیا اور ان کی املاک کو نذر آتش کیا گیا۔ پانچ ڈاکٹروں کی ڈائری کے اقتباسات پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سڑکوں پر مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی گئی' اِکا دکا مسلمان گھرانوں پر کتے چھوڑ دیے گئے تاکہ وہ اپنے گھربار چھوڑ کر جنگلوں یا ہمسایہ جزیروں میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں' مساجد کی دیوار کے ساتھ لگا کر مسلمانوں کو ذبح کیا گیا۔ توبیلو ضلع میں گولیلاوا گاؤں کی مسجد اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی لاشوں کو جلا دیا گیا۔ عیسائیت قبول نہ کرنے والی عورتوں کو ٹرکوں میں بھر کر لاپتا کر دیا گیا' ان پر کیا گزر رہی ہے کوئی نہیں جانتا۔

اریان جایا اور پاپوا میں اہم ذمہ داریاں سرانجام دینے والے انڈونیشیا کی فوج کے بریگیڈیئر رستم کستور کا خیال ہے کہ مذہبی منافرت' اقتصادی کش مکش اور مرکزی حکومت کی عدم دل چسپی کے ساتھ ساتھ مسیحی علیحدگی پسند تحریک کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ جکارتہ سے حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "ایمبون--- ملاکا میں' مسیحیوں اور آر ایم ایس کی مسلم دشمن سازشیں" میں بریگیڈیئر رستم کستور کہتے ہیں کہ ان فسادات کی منصوبہ بندی ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔ انڈونیشیا کی آبادی میں غیر مسلم ۱۲ فی صد ہیں لیکن فوجی جرنیل اور انتظامیہ کے بڑے افسران کے طور پر عیسائی اہم کردار ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔

ملاکا کے کمانڈر جنرل میکس تامیلا مذہباً عیسائی ہیں۔ ظلم و تشدد' نسلی منافرت' اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کے ذمہ دار ہیں۔ ملاکا کے چھوٹے کمانڈروں کا خیال ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ برس میں جو فسادات' قتل عام' آتش زنی' لوٹ مار کے واقعات ہوئے ہیں وہ فوجی غفلت یا معاونت کے بغیر اتنی سنگین شکل اختیار نہ کر سکتے تھے۔ صدر اور نائب صدر ایمبون کی سڑکوں پر جس وقت کار دوڑا رہے تھے' عین ان لمحات میں بھی کئی انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

اس وقت مہاجرین کی سب سے بڑی تعداد ترینٹ' سلاویسی اور دیگر ملحقہ جزائر میں ہے۔ امت مسلمہ کی بے بسی دیکھیے کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار اپنے ہی وطن میں بے گھر اور اجنبی ہیں۔ صدر کے غافلانہ رویے سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ جنرل ورانتو کے استعفا کے بعد بریگیڈیئر میکس تامیلا پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے کیونکہ فوج کے اندر عیسائی افسران اور جرنیل اہم علاقوں کے کمانڈر ہیں۔ نائب صدر میگاوتی جو انڈونیشیا جمہوری پارٹی کی سربراہ ہیں اور شورش زدہ ملاکا کے معاملات کی انچارج بنائی گئی ہے' ان کی جماعت میں غالب اکثریت مسیحی لیڈروں کی ہے اور گذشتہ انتخابات اکتوبر ۱۹۹۹ء میں اسکے نصف امیدوار مسیحی تھے۔ میگاوتی نے بھی میکس ماتیلا پر بھرپور اعتماد کیا ہوا ہے۔

دوسرے انڈونیشیائی صوبوں سے اس علاقے میں مسلمانوں کی امداد کے لیے آنے والے مسلم صحافیوں

اور گروہوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ تاہم نیوزویک کے نمایندے نے رپورٹ دی ہے کہ مسلمان اتنے وسیع علاقے میں منتشر ہیں کہ کوئی بھی منظم گروہ انھیں باآسانی زندگی سے محروم کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اور وہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی طرح فوجی تربیت یافتہ بھی نہیں ہیں۔ درجنوں واقعات مہاجرین نے ایسے بیان کیے کہ فوجی انتظامیہ ان کے انخلا میں شریک رہی یا ان کی مدد کرنے میں ناکام رہی۔ پروٹسٹنٹ کلیسا، عالمی حمایت کے بغیر مسلم دشمن جنگ، ڈیڑھ سال تک جاری نہ رکھ سکا تھا۔ ملاکا کے چھوٹے علاقوں کے پادری کھلے عام اپنے آسٹریلوی مسیحی بھائیوں اور حکومت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جو انھیں اسلحے اور مال کی کمک لگاتار پہنچا رہے ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ نے انڈونیشیا کی حکومت کے خلاف قرارداد پاس کرلی ہے کہ وہ عیسائیوں کی مقدس جان و مال کی حفاظت نہیں کر رہی ہے (کاش یورپین پارلیمنٹ کشمیر، چیچنیا اور فلسطین کے بارے میں ایسی قراردادیں پاس کرنے کے اخلاق کا مظاہرہ کرتی!)۔ امریکہ چاہتا ہے کہ مشرقی تیمور میں امن و امان کی بحالی کے نام پر ملاکا کے قریب فوجی اور فضائی اڈے قائم کرے تاکہ انڈونیشیا پر اقتصادی گرفت کے بعد فوجی گرفت بھی مضبوط تر کرلی جائے۔

بریگیڈیئر جنرل کستور لکھتے ہیں کہ موجودہ فسادات سے بہت پہلے علیحدگی پسند تحریک آر ایم ایس نے جلوسوں میں آزادی کے نعرے بلند کیے۔ ان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ۴۰ فی صد سے زائد مسلمان آبادی ہے جو انڈونیشیا کے وفاق سے علیحدہ نہیں ہونا چاہتی۔ گوریلا مسیحی گروہوں نے حکومت سے کئی بار مذاکرات کیے۔ صدر سہارتو، صدر یوسف حبیبی اور صدر عبدالرحمٰن واحد کی مشترکہ غلطی یہ رہی ہے کہ باغیوں اور ولندیزی فوج کے تربیت یافتہ آر ایم ایس گوریلوں سے ہتھیار رکھوانے کی کبھی کوشش نہ کی گئی، تب ہی انھیں یہ جرأت ہوئی کہ مشرقی تیمور کی طرح، جلد از جلد آزادی کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کی جدوجہد کا آغاز کر دیں۔

صدر سہارتو کے ۲۹ سالہ دور اقتدار میں فوج کو جو کھلی چھوٹ حاصل رہی اس کی بدولت میکس متیلا بھی اپنے آپ کو کسی کے آگے جواب دہ نہیں سمجھتا۔ ۱۷ ہزار انسانوں کی ہلاکت معمولی بات نہیں ہے لیکن افسوس کہ مسلم حکمرانوں، اسلامی ممالک کی حکومتوں اور مؤثر سیاسی گروہوں نے اس قتل عام پر کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا، نہ ہی حکومت جکارتہ کو اصلاح حال کی طرف توجہ دلائی۔

کیا امت مسلمہ کے حکمران، ان کی اسلامی ممالک کی تنظیم اور مسلم خبر رساں ادارے اس قدر بے بس ہو چکے ہیں کہ وہ عالم عیسائیت کی دست برد سے ملاکا کے مسلمانوں کو بچانے کی آواز بھی بلند نہیں کرسکتے؟ اریان جایا، ملاکا کے معاملات کو زیادہ مستعدی سے حل نہ کیا گیا تو مسلم انڈونیشیا کا آیندہ جغرافیائی نقشہ تبدیل ہو سکتا ہے۔